باب: 65

ابن بطوطہ

(1304 - 1377AD)

ابن بطوطہ کا اصلی نام ابو عبداللہ محمد ہے۔ شمس الدین ان کا لقب ہے۔ وہ مراکش کے شہر طنجہ میں 703AH/1304AD میں پیدا ہوئے۔ ابن بطوطہ ایک اسلامی اسکالر، مالکی فقہ کے ماہر اور قاضی تھے لیکن ان کی بنیادی پہچان ایک عظیم مسلمان سیاح اور جغرافیہ دان کی ہے۔ انہوں نے ایشیا اور افریقہ کی سیاحت میں تقریباً 30 برس گذارے۔ اس عرصہ میں انہوں نے کوئی 75 ہزار میل یعنی 120 ہزار کلو میٹر کا زمینی اور سمندری سفر طے کیا۔

ابن بطوطہ 20 برس کے تھے کہ وہ کچھ لوگوں کی جماعت کے میر کارواں بن کر حج کی نیت سے پہلی بار مراکو سے نکلے۔ ان کا یہ قافلہ الجیریا، تیونس، لیبیا، مصر، فلسطین اور شام کے بالائی علاقوں سے ہوتا ہوا جدہ اور مکہ پہنچا۔ مصر کے شہر اسکندریہ میں ابن بطوطہ کی ملاقات برہان الدین سے ہوئی جن سے ملنے کے بعد ان کے دل میں ہندوستان اور چین کی سیاحت کا شوق پیدا ہوا۔

حج مکمل کرنے کے بعد ابن بطوطہ نے باقاعدہ سیاحت کا آغاز کیا۔ ان کا پہلا تحقیقی سفر 1325ء میں عراق اور فارس کے لیے ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک بار پھر حج کیا۔ اس بار وہ مکہ میں دو سال سے زیادہ مقیم رہے۔ ان کا دوسرا سفر 1330ء میں جنوبی عرب یعنی یمن سے ہوتا ہوا جنوبی افریقہ اور مشرقی افریقہ کی جانب رہا۔ اس کے بعد اپنے تیسرے حج کے لیے ایک بار پھر وہ مکہ پہنچے۔ ابن بطوطہ کا اگلا سفر شام اور مصر کے راستے ایشائے کوچک یعنی ترکی کے لیے ہوا۔ ترکی میں ان کی ملاقات وہاں کے حکمران سلطان محمد سے ہوئی۔ پھر وہ قسطنطنیہ پہنچے۔ یہاں انہوں نے انڈرونیکس قیصر سوم سے ملاقات کی۔

1333ء میں انہوں نے ہندوستان جانے کا قصد کیا۔ وہ دریائے وولگا سے گذر کر خوارزم، بخارا اور خراسان سے ہوتے ہوئے ہندوکش کے راستے ہندوستان پہنچے۔ دہلی میں اس وقت محمد تغلق کی حکومت تھی۔ بادشاہ نے نہ صرف ابن بطوطہ کا خیر مقدم کیا بلکہ اپنے ملک میں ان کے قیام پر اصرار کیا۔ ساتھ ہی ان کو مالکی مسلک کا قاضی بھی مقرر کر دیا۔ ابن بطوطہ نے ہندوستان میں کئی برس گذارے اور اس طویل قیام کے دوران انھوں

Siddiqui Publications

نے ہندوستان کے طول و عرض میں پہنچ کر یہاں کی مختلف تہذیبوں اور رسم و رواج کا بہ غور مطالعہ کیا۔1342 ء میں ابن بطوطہ جزائر مالدیپ پہنچے تو یہاں کے سلطان نے بھی ان کو قاضی کا عہدہ دیا اور مالدیپ میں ٹھیرنے کی پیش کش کی۔ ابن بطوطہ نے اسے بھی قبول کیا اور یہاں ایک سال سے زیادہ قیام کیا۔اس کے بعد ابن بطوطہ لنکا پہنچے۔ یہاں وہ مشہور "آدم کی چوٹی" پر بھی گئے۔اس پہاڑی کی اونچائی 7360 فٹ ہے اور اس کی چوٹی کافی مسطح ہے۔ یہاں پر ایک غیر معمولی سائز کے انسانی پاؤں کا نشان پایا جاتا ہے۔ہندو اسے شیواجی کا پاؤں کہتے ہیں۔بدھ لوگ اسے گوتم بدھ کا گردانتے ہیں۔جب کہ مسلمان اسے حضرت آدم کا نقشِ پا خیال کرتے ہیں۔

1345ء میں ابن بطوطہ بنگال گئے ، پھر کمبوڈیا پہنچے اور پھر انہوں نے چین کا سفر کیا۔ان کی واپسی سماٹرا ، مالا بار ، ظفار ، جنوبی فارس اور بغداد سے ہوتے مکہ کو ہوئی۔ وہ مکہ 1347ء میں پہنچے اور انھوں نے ایک مرتبہ اور حج ادا کیا۔ والد کے انتقال کی خبر ملی تو وہ اپنی والدہ سے ملنے مراکش پہنچے۔اس طرح وہ تقریباً 24 برس بعد اپنے گھر پہنچے۔

ابن بطوطہ لگ بھگ پانچ سال اپنے گھر پر رہے۔ لیکن ان کی سیاحت کے شوق نے ایک بار پھر زور پکڑا اور 1352ء میں انہوں نے ایک نیا سفر شروع کیا۔اس دورہ میں وہ مراکش کے جنوبی علاقے الجزائر ، نائیجر اور نائجیریا سے ہوتے ہوئے ، مالی اور اس کے گرد و نواحی ملکوں میں گئے اور ان علاقوں کا تفصیلی مطالعہ کیا۔1354ء میں وہ مراکش واپس ہوگئے۔اور یوں ان کی سیاحت بھی اختتام پذیر ہوئی۔

مراکش کے حکمران ابو غنان کو پتہ چلا کہ ابن بطوطہ نے اپنا سفر ختم کر دیا ہے تو اس نے ان کو سفر نامہ لکھنے پر معمور کیا۔ابن بطوطہ نے اپنے طویل سفر کا مکمل حال "رحلۃ" (سفر نامہ) کے نام سے اپنے نائب ابن جزی، جو خود ایک اسکالر بھی تھے، کو تحریر کروایا۔"سفر نامہ ابن بطوطہ" کے اس کام میں ان کو کوئی تین ماہ کا عرصہ لگا۔

ابن بطوطہ کے یہ تمام سفر ایک عام سیاح کی حیثیت سے نہیں ہوئے بلکہ ان کے ہر سفر کا بنیادی مقصد نہ صرف مشاہدات اور حصولِ معلومات رہتا تھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہر ملک کی تہذیب و تمدن اور ان کے مسائل پر سیر حاصل تحقیق بھی ہوتا تھا۔ اسی لیے ابن بطوطہ کا شمار قرونِ وسطیٰ کے نظام و معاشرت کے محقق کے بہ طور ہوتا ہے۔